نظرات

سائنس اور امن کیلیے تو نوبل پرائز (جو غالباً سب سے بڑا بین الاقوامی انعام ہے) کے نام سے ایک عالمی انعام متعین تھا۔ لیکن بڑی مسرت کی بات ہے کہ اب مذہب کیلیے بھی اسی قسم کے ایک گرانقدر عالمی انعام کا اعلان ہوا ہے۔ اس انعام کا پورا نام ہے ٹمپلٹن فاؤنڈیشن انعام مذہب کی ترقی کے لیئے۔ یہ انعام چونتیس ہزار پاؤنڈ (اسٹرلنگ) کا ہے۔ ۸ مئی ۱۹۷۲ء کو اسے بلفاسٹ (شمالی آئرلینڈ) میں قائم کیا گیا ہے۔ اسے قائم کرتے وقت انعام کے بانی نے جو الفاظ کہے ہیں وہ یہ ہیں: "یہ انعام ایک ایسا شخص قائم کر رہا ہے جو اگرچہ ایک معمولی انسان ہے لیکن اس کو اس بات کا پورا یقین ہے کہ مذہب انسان کے وجود اور اس کے بقا کے لیے ایک نہایت اہم ضرورت ہے۔ مجھ کو امید قوی ہے کہ سائنس اور کلچر کی ترقی میں اس نوع کے انعامات نے جو رول ادا کیا ہے وہی رول یہ انعام مذہب کی ترقی میں ادا کریگا اس انعام کا مقصد یہ ہے کہ وہ ان خیالات، کوششوں اور ان اعمال و افعال کا اعتراف کرے اور لوگوں کی توجہ ان کی طرف مبذول کرائے جنہوں نے انسان کی روحانی صلاحیتوں اور خدا کے ساتھ عشق و محبت کے جذبہ کو ابھارنے میں زیادہ سے زیادہ اہم رول ادا کیا ہو" مختلف مذاہب و ملت کے ججوں پر مشتمل ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے، جو اس انعام کے مستحق شخص کی ہر سال تعیین کرے گا ججوں کے پینل میں سات حضرات شامل ہیں ان میں ہندوستان سے پروفیسر سونیتی کمار چیٹرجی نیشنل پروفیسر کو اور پاکستان کی طرف سے چودہری سر محمد ظفر اللہ خاں صدر بین الاقوامی عدالت ہیگ کو شامل کیا گیا ہے باقی پانچ حضرات میں امریکہ، یورپ، جاپان کی بلند پایہ مشہور مذہبی شخصیتیں شامل ہیں اس سلسلہ میں پہلا انعام کے لیے انتخاب اور اس کا اعلان ۱۹۷۳ء کے شروع میں ہوگا۔

قارئین برہان کو یہ معلوم کرکے مسرت ہوگی کہ ٹمپلٹن فاؤنڈیشن کے وائس پریذیڈنٹ

مسٹر ڈبلیو۔ جی۔ فوکر نے اس سلسلہ میں شخصی طور پر ایک خط اڈیٹر برہان کو بھی لکھا ہے جس میں متعلقہ انعام کے بارہ میں۔ ایک مشورہ طلب کیا ہے، جس کا خاطر خواہ جواب انشاء اللہ جلد بھیجدیا جائے گا، بہرحال ہم اس اعلان کا خیر مقدم کرتے ہیں یہ اعلان اس بات کی کھلی دلیل ہے، جیسا کہ ہم نے متعدد جگہوں پر بار بار کہا اور لکھا ہے کہ یہ سمجھنا بالکل غلط ہے کہ یورپ میں مذہب ختم ہو گیا ہے۔ بلکہ مذہب زندہ ہے اور وہ سائنس کے ساتھ ساتھ چل رہا ہے۔ سائنس جس تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہی ہے اسی قدر یہ حقیقت روز بروز منکشف ہوتی جا رہی ہے کہ اگر سائنس کا رشتہ مذہب سے بالکل منقطع ہو گیا تو اس کا انجام عالم انسانیت کی مکمل تباہی اور بربادی کے سوا کچھ اور نہ ہو گا، اس بنا پر امریکہ کناڈا اور یورپ میں جہاں سائنس پر تحقیقات اور اس کی اشاعت کے بڑے بڑے ادارے ہیں اور ان پر اربوں کھربوں روپیہ خرچ ہو رہا ہے اس کے ساتھ ہی۔ مذہب کی تعلیم۔ اس پر تحقیق اور اس کی اشاعت کے مستقل ادارے اور مرکز ہیں جو اس مقصد کے لیے کروڑوں روپیہ صرف کر رہے ہیں اور اس سلسلہ میں ہر ماہ مذہبی لٹریچر میں غیر معمولی اضافہ ہو رہا ہے۔ ٹمپلیٹن فاؤنڈیشن کا یہ انعام بھی اس سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے۔ فاؤنڈیشن اس اہم اقدام کے لیے سب مذاہب عالم کی طرف سے مبارکباد کا مستحق ہے۔

افسوس ہے پچھلے ماہ ڈاکٹر عبدالستار صاحب صدیقی کا الٰہ آباد میں انتقال ہو گیا مرحوم ہندوستان کے ان مغربی تعلیم یافتہ اکابر اساتذۂ عربی و فارسی میں سے تھے، جن کی نسل اب چراغ سحری ہے۔ مرحوم علی گڑھ کے اس زمانے کے پڑھے ہوئے تھے جب کہ ابھی وہ صرف کالج تھا۔ انہوں نے یہاں پروفیسر یوسف ہورووٹس (JOSEF HOREVITZE) جو صدر شعبۂ عربی تھے ان کی شاگردی میں عربی میں ایم۔ اے کیا اور جب ان کو حکومت ہند کی جانب سے